[Embargoed for: 19 April 2007] **Public**

ایمنیسٹی انٹر نیشنل

افغانستان

وہ تمام افراد جو دوست نہیں ہیں ، دُشمن ہیں : طالبان کی شہریوں کے خلاف بد سلوکیاں

خلاصہ **AI Index: ASA 11/001 2007**

شہریوں نے افغانستان میں جاری مسلح تنازعے میں ایک بھاری قیمت ادا کی ہے۔ انہیں طالبان اور دیگر مسلح گروپوں نے براہ راست نشانہ بنایا ہے ، اور وہ ایک طرف افغان فوج اور غیر ملکی افواج اور دوسری طرف طالبان اور افغان حکومت مخالف دیگر مسلح گروپوں اور غیرملکی دستوں کی موجودگی کی زد میں آئے ہیں۔

یہ رپورٹ طالبان کی جانب سے کی گئی جنوری 2005 اور مارچ 2007 کے درمیان بین الاقوامی انسانی ہمدردی کے قانون اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں پر مرکوز ہے ، جن میں شہریوں اور اسکولوں کے خلاف دھمکیاں ، دہشت زدگی اور حملے ، خود کش بم کے حملے ، اغوا اور قتل شامل ہیں۔ یہ رپورٹ تنازعے کے تمام فریقین کو بین الاقوامی انسانی ہمدردی کے قانون – ' قوانین جنگ ' پر عمل کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

طالبان

امریکہ کی جانب سے 2001 میں طالبان کے ہٹائے جانے کا عمومی طور پر خیر مقدم کیا گیا تھا۔ تاہم ، ملک میں سلامتی کے قیام ، اچھی حکومت ، اور قانون کی حکمرانی میں ناکامی سے افغان حکومت اور 2001 میں امریکہ کی قیادت میں کی گئی مداخلت پر عوام کا اعتماد مجروح ہوا ہے۔ عوام کے اعتماد کے اس نقصان کا طالبان نے بھاری مقدار میں علاقے پر ، بالخصوص جنوبی اور مشرقی افغانستان میں ، قبضہ کرکے فائدہ اٹھایا ہے۔

طالبان غالب طور پر جنوبی افغانستان کے پشتونوں پر مشتمل ہیں اور سرحد کے اس پار پاکستان میں رہنے والے پشتونوں سے بھی وسیع امداد حاصل کرتے ہیں۔ مقامی ذرائع کی دولت کے علاوہ ، جو مبینہ طور پر جور و جبر اور خیراتی عطیات کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے ، خیال کیا جاتا ہے کہ مالی امداد خلیج فارس کے متمول مخیر افراد ، منشیات کی غیر قانونی تجارت ، اغوا کے تاوانوں اور اسمگلنگ کےذریعے بھی آتی ہے۔

زیر دھمکی شہری

طالبان فوجی اہداف اور شہریوں میں تمیز کرنے میں مسلسل ناکام رہتے ہیں ، جس کی وجہ سے وہ بین الاقوامی انسانی ہمدردی کے قانون کے تحت اپنے فرائض کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں جو شہریوں کو نشانہ بنانے کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ بیسیوں افغان شہری طالبان باغیوں کے ہاتھوں ہلاک کر دئیے گئے ہیں کیونکہ ان پر "جاسوسوں" یا "شرکائے کار" کی چھاپ لگا دی گئی تھی ۔ ان میں الیکشن کے امید وار ، مذہبی پیشوا ، حکومتی منتظمین ، اساتذہ ، کارکنان صحت اور امدادی اداروں یا غیر ملکی افواج کے ساتھ کام کرنے والے لوگ شامل ہیں۔

2006 میں ملک کے تعلیمی نظام پر مرکوز پُرتشدد حملوں میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہو گیا۔ نیز میزائل اور بم حملوں اور آتش زنی میں ، طالبان نے " خطُوطِ شب " کی صورت میں دھمکیاں جاری کی ہیں – یہ وہ تحریریں یا پوسٹر ہوتے ہیں جو دوران شب درختوں ، مسجدوں یا اسکولوں میں چسپاں کئے جاتے ہیں جن میں اساتذہ اور طلباء کے خلاف حملوں کی تنبیہ کی جاتی ہے۔ کئی علاقوں میں والدین اب اپنے بچوں کو اسکولوں میں

بھیجنے سے ہچکچاتے ہیں ، اور خوف کی فضا ہزاروں بچوں ، خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم کے حق کو کمزور کر رہی ہے۔

9 December 2006 کو اسی طرح کے ایک حملے میں ، مشتبہ طالبان باغی کنار صوبے میں ایک گھر میں زبردستی داخل ہوگئے اور دو بہنوں کو جو استانیاں تھیں ، کو اپنی ماں ، نانی اور ایک مرد رشتہ دار کے ہمراہ ہلاک کر دیا۔ صوبائی ڈائریکٹر تعلیم نے مبینہ طور پر بتایا کہ طالبان نے اپنی اس موت کی دھمکی کو پورا کیا جس میں ان بہنوں کو تنبیہ کی گئی تھی کہ پڑھانا چھوڑ دیں ورنہ انہیں ہلاک کر دیا جائے گا ۔

طالبان پر بچوں سمیت ، انسانی ڈھالوں کا استعمال کرنے اور " گھروں کو اڈوں اور ناکوں میں تبدیل کرکے" شہریوں کی سلامتی کو مزید خطرے میں ڈالنے کے الزامات بھی ہیں۔

بچوں سیمت ، سیکڑوں افراد ان بلا تفریق حملوں مثلاً خود کش بم حملوں کے نتیجے میں ہلاک ہوئے ہیں جن کا نشانہ بعض صورتوں میں فوجی قافلے اور غیر ملکی اڈے تھے اور دیگر صورتوں میں شہری تھے۔ 2003 کے بعد سے ، حیات نو حاصل کرنے کے بعد طالبان نے عراق میں استعمال ہونے والے حربوں ، مثلاً خود کش حملوں ، بر محل دھماکہ خیز آلات ، قتل اور سر قلم کرنے کے حربوں کی ہم سری کی ہے۔

18 ستمبر 2006 کو ، ایک حالیہ حملے میں ، ایک خود کش بمبار نے کینیڈا کے فوجیوں کی ایک گشتی گاڑی کو نشانہ بنایا جب وہ پشمُول میں چار کوٹہ کے گاؤں میں بچوں کے ایک ہجوم کو قلم اور کاپیاں دے رہے تھے۔ تقریباً 24 شہری زخمی ہوئے ، جن میں زیادہ تر بچے تھے۔

بغاوت میں اضافے کے ساتھ ، عورتوں اور لڑکیوں کے لئے انسانی حقوق کی صورت حال دگرگوں ہوگئی ہے اور انہیں طالبان اور دیگر مسلح گروپوں کی جانب سے دھمکیوں ، خوف و ہراس اور حملوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عورتیں اپنے گھروں سے باہر نکلنے اور اپنی لڑکیوں کو اسکول بھیجنے سے خوفزدہ ہیں ؛ ان کی آزادانہ نقل و حرکت ، کام کے لئے باہر جانے کی اہلیت اور عوامی زندگی میں شرکت محدود ہو کر رہ گئی ہے۔

ستمبر 2006 میں ، صوبہ قندھار کی ڈائریکٹر امور خواتین صفیہ اماجان کو ہلاک کر دیا گیا۔ ایک طالبان کمانڈر کو مبینہ طور پر یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ اس کو اس لئے " سزائے موت " دی گئی کہ وہ حکومت کے لئے کام کرتی تھی۔ عورتوں کے حقوق کی دیگر سر کردہ سرگرم کارکنوں کو بھی موت کی دھمکیاں ملی ہیں یا ان پر دیگر نا معلوم مسلح افراد کی جانب سے حملے ہوئے ہیں۔

اغوا اور یرغمال بنانا

ایمنیسٹی انٹرنیشنل کو ان اطلاعات پر تشویش ہے کہ بیسیوں افغان اور غیر ملکی شہریوں کو طالبان سے مربوط باغیوں نے اغوا کر لیا ہے۔ اغوا شدہ افراد میں سے کئی بعد میں ہلاک کر دئیے گئے۔ تختۂ ستم بننے والوں میں سے زیادہ تر ، شہری تھے جن میں تعمیرنو کے اور امدادی کارکن و نجی ٹھیکے دار شامل تھے۔

طالبان اور دیگر مسلح گروپوں نے یرغمال بنانے کو غیر ملکی حکومتوں یا کمپنیوں کو افغانستان چھوڑنے کے لئے دباؤ ڈالنے کے ایک حربے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ یرغمال بنانے ، اغوا کرنے اور ہلاکتوں کو خوف وہراس پھیلانے اور مقامی آبادی کو حکومت اور غیر ملکی افواج سے تعاون کرنے سے باز رکھنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

ایمنیسٹی انٹرنیشنل کو یہ اطلاعات بھی ملی ہیں کہ افغانستان میں اپنے زیر تسلط علاقوں میں طالبان نیم عدالتی جماعتوں سے کام لے رہے ہیں جن کا کام " انصاف " فراہم کرنا ہے۔ ان کارروائیوں کی قسم سے متعلق چند تفصیلات علم میں آئی ہیں۔ ان عدالتوں میں پیش کئے جانے والے افراد میں بیشتر پر "جاسوسی " اور دیگر پر " قتل" اور "عصمت فروشی" کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ ایسی عدالتوں کے سامنے پیش ہونے والے افراد میں سے کئی کو طالبان نے اغوا کیا تھا۔ کئی مقدموں میں سزائے موت جاری کی گئی تھیں اور ان پر عمل کیا گیا تھا۔

بین الاقوامی قانون برائے انسانی ہمدردی

بین الاقوامی قانون برائے انسانی ہمدردی کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ کسی مسلح تصادم کے فریقین کو لازماً ہر وقت شہری اور فوجی مقاصد کے مابین امتیاز برتنا چاہئے۔ کسی فوجی ہدف پر کئے گئے حملے جو شہریوں یا

شہری املاک کے لئے غیر متناسب ضرر کا باعث بنتے ہوں ، بھی اسی طرح ممنوع ہیں جیسے کہ تشدد کی وہ کارروائیاں یا دھمکیاں جن کا مقصد شہری آبادی کے درمیان دہشت پھیلانا ہو ۔

اس رپورٹ میں بیان کی گئی ہلاکتوں اور کارروائیوں میں سے کئی جنگی جرائم یا انسانیت کے خلاف جرائم کی تشکیل کرتی ہیں۔

بنیادی سفارشات

ایمنیسٹی انٹرنیشنل تنازعے کے تمام فریقین کو تاکید کرتی ہے کہ وہ تمام افراد جو جارحیتوں میں کوئی عملی حصہ نہیں لیتے ، ان کے ساتھ ہمیشہ ان کے حقوق کے حوالے سے ، بلا استثنیٰ ، جینیوا کنونشن اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات کے مطابق لازماً انسان دوستی کا سلوک کرنا چاہئے۔

- ایمنیسٹی انٹرنیشنل طالبان اور افغانستان کے دیگر مسلح گروپوں سے تقاضا کرتی ہے اور سر عام ان کی مذمت کرتی ہے کہ وہ شہریوں کو نشانہ بنانے والے حملوں ؛ بلا تفریق اور غیر متناسب حملوں ؛ اغوا اور یرغمال بنانے ؛ تشدد اور دیگر بد سلوکیوں ؛ شہریوں کے خلاف خوف و ہراس اور موت اور اغوا کی دھمکیوں ؛ شہری آبادیوں میں فوجی مقاصد کی تلاش کرنے اور ان نیم عدالتی کارروائیوں ، جن کا نتیجہ شہریوں کی ہلاکتیں ہوتی ہیں ، کو فی الفور بند کر دیں ۔ ایمنیسٹی انٹرنیشنل طالبان اور افغانستان کے دیگر مسلح گروپوں سے یہ تقاضا بھی کرتی ہے کہ وہ بد سلوکیوں کے مشتبہ اراکین کو ان عہدوں سے ہٹا دیں جہا ں پر وہ اپنی سلو کیاں جاری رکھ سکیں۔

- ایمنیسٹی انٹرنیشنل حکومتِ افغانستان اور غیر ملکی افواج کو تاکید کرتی ہے کہ وہ طالبان اور دیگر مسلح گروپوں کے خلاف اپنی کارروائیوں کے دوران بین الاقوامی انسانی ہمدردی کے قانون اور بین الاقوامی قانون برائے حقوق انسانی کی تمام متعلقہ شرائط کی مکمل پابندی کریں۔ تمام افراد کو وا شگاف الفاظ میں بتایا جائے کہ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جائے گی۔ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کی کارروائیوں کو فی الفور بند ہو جانا چاہئے اور ذمہ دار افراد ، ان کما نڈروں سمیت جنہوں نے خلاف ورزیوں کا حکم دیا یا انہیں روکنے میں ناکام رہے ، کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے اور ان کے خلاف ایسی کارروائیاں کی جائیں جو انصاف کے بین الاقوامی تقاضوں کو پورا کرتی ہوں۔

- ایمنیسٹی انٹرنیشنل حکومتِ پاکستان کو تاکید کرتی ہے کہ وہ طالبان اور دیگر مسلح گروپوں کی بد سلوکیوں کی غیر مبہم انداز سے مذمت کرے اور ایسے گروپوں پر ایسی بدسلوکیوں کے روکنے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے ؛ کسی کو اپنا علاقہ ایسا فوجی اور دیگر تعاون فراہم کرنے کے لئے استعمال کرنے سے روکے جو ان بد سلوکیوں کو ہوا دے ؛ اور بین الاقوامی معیار کے مطابق اپنے دائرۂ کار میں موجود ہر اس شخص کو انصاف کے سامنے پیش کرے جس پر شہریوں کے خلاف بد سلوکیوں میں ملوث ہونے کا شبہ ہو۔

- آخر میں ایمنیسٹی انٹرنیشنل مذہبی ، برادری کے اور قومی قائدین کو تاکید کرتی ہے کہ وہ طالبان اور دیگر مسلح گروپوں اور ان کے حمایتیوں پر اپنا اثرو رسوخ استعمال کریں کہ وہ مسلح گروپوں کو قائل کریں کہ وہ بد سلوکیوں کا رتکاب نہ کریں جن میں شہریوں اور غیر فوجیوں کو نشانہ بنانا ، بلا تفریق اور غیر متناسب حملے ، یرغمال بنانا ، غیر قانونی ہلاکتیں ، تشدد اور دیگر ناروا سلوک شامل ہیں۔

یہ رپورٹ اس 48 صفحات پر مشتمل دستاویز (18,974الفاظ) ، افغانستان ، *' وہ تمام افراد جو دوست نہیں ہیں ، دشمن ہیں ' : شہریوں کے خلاف طالبان کی بد سلوکیاں* (AI Index: ASA 11/001/2007) کی تلخیص کرتی ہے جو ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپریل 2007 میں جاری کی ہے۔ جس کو مزید تفصیلات کی خواہش ہو یا کوئی کارروائی کرنا ہو ۔ اسے مکمل دستاویز ملاحظہ کرنی چاہئے۔ اس موضوع اور دیگر موضوعات پر ہمارے موادکا ایک وسیع سلسلہ http://www.amnesty.org پر دستیاب ہے اور ایمینسٹی انٹرنیشنل کے خبر نامے ای میل کے ذریعے وصول کئے جا سکتے ہیں :

http://www.amnesty.org/email/email_updates.html